اجرِ رسالت

از جناب مولنا عبداللہ العمادی

(۱)

"اُجُر" اور "اُجرت" دونوں یکساں ہیں، ایک ذرا سا فرق یہ ہے کہ ثواب آخرت کے لیے اَجر اور اعمال دنیا کے بدل و عوض کو اجرت کہتے ہیں۔

دنیا اجر اعمال و مزد کردار کی خوگر ہے، جو کام کرتی ہے اجرت کے لیے کرتی ہے، جو بوجھ اٹھاتی ہے اس کی مزدوری مانگتی ہے، صدیوں پیشتر خواجہ شیراز نے اس کے اصول بھی مرتب کر دیے تھے کہ

ہر عمل اجرے و ہر کردہ جزاے دارد

اگرچہ خود اپنی حد تک اُنہیں یہی شکایت رہی کہ

ہر خدمتے کہ کردم بے مزد بود و منت
یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت

لیکن جو پاک ہستیاں زمین کو آسمان کا پیغام سناتی ہیں ان کی اور ہی دنیا ہے۔

دونوں عالم کے سوا تیسرے عالم میں رہے

ان کا "مخدوم بے عنایت" نہیں کام کی اجرت اُنھیں بھی ملتی ہے، مگر کائنات سے نہیں، ان کی نظر آفریدگار کائنات پر ہوتی ہے اللہ کا پیام سناتے ہیں۔ اللہ ہی کا کام کرتے ہیں۔ اور اسی سے دام لیتے ہیں

(۲)

نوح علیہ السلام کی داستان سنیے سورۂ یونس میں ہے:

حضرت نوح کی اجرت

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ — ان لوگوں کو نوح کی خبر پڑھ سنا دو۔

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ — وہ خبر جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ :۔

يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي — اے میری قوم اگر میرا ٹھیرنا اور اللہ کی نشانیوں کو یاد

بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا — دلاتے رہنا تم پر گراں گزرا تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ

أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ — کرلیا ہے اب تم بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کے اپنی

عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ — بات ٹھیرالو، اور اس طرح ٹھیرالو کہ تم سب پر کچھ ڈھکی

چھپی نہ رہے، اس کے بعد تمھیں جو کرنا ہے میرے حق میں کر ڈالو اور مجھے انتظار میں نہ رکھو۔

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ — اگر تم منہ موڑ بیٹھے تو میں نے تم سے کچھ مزدوری تو مانگی نہ تھی

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ — میری مزدوری تو اللہ ہی پر ہے۔

وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ — اور مجھکو حکم ملا ہے کہ میں اہل اسلام ہی کے زمرہ میں رہوں

سورہ شعراء میں ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ — نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ — یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے بھائی نوح نے کہا تھا

أَلَا تَتَّقُونَ ؟ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ، فَاتَّقُوا — کیا تم لوگ ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لیے ایک امانت دار

اللَّهَ وَأَطِيعُونِ — پیغمبر ہوں، اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ — میں تم لوگوں سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ — میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے۔

(۳)

ہود علیہ السلام کا واقعہ ملاحظہ ہو، اسی سورہ شعراء میں ہے:۔

حضرت ہود کی اجرت كَذَّبَتْ عَادُ ٱلْمُرْسَلِينَ ۔	قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا ۔
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ ۔	یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا تھا
أَلَا تَتَّقُونَ ؟ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا	کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ؟ تمہارے لیے میں ایک امانت دار
ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۔	پیغمبر ہوں اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ	میں تم لوگوں سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا ۔
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ ۔	میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے ۔

سورہ ہود میں بھی یہی قصہ ہے :—

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۔	قوم عاد کی طرف ہم نے انہیں کے بھائی ہود کو بھیجا تھا
قَالَ : يَا قَوْمِ ٱعْبُدُوا ٱللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ	ہود نے کہا : اے میرے لوگو ، اللہ کی عبادت کرو ، تمہارا
غَيْرُهُ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۔	معبود اس کے سوا اور کوئی نہیں ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نرے باندھنو باندھنے والے ہو ،
يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا	اے میرے لوگو اس پر میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا ۔
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى ٱلَّذِي فَطَرَنِي	میری اجرت تو بس اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ۔
ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۔	کیا تم لوگ عقل سے بھی کام نہیں لیتے ۔

——— (۴) ———

صالح علیہ السلام پر نظر کیجیے :—

حضرت صالح کی اجرت كَذَّبَتْ ثَمُودُ ٱلْمُرْسَلِينَ	قوم ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا ۔
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ	یہ اس وقت کی بات ہے جب ان سے ان کے بھائی صالح نے کہا تھا ۔

اَلَا تَتَّقُوْنَ ، اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا	کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ؟ میں تو تمہارے لیے ایک امانتدار
اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۔	پیغمبر ہوں اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔
وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۔	میں تم لوگوں سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا ۔
اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔	میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے ۔

(۵)

حضرت لوطؑ کی اجرت | لوط علیہ السلام کا قصہ پڑھیے ۔

کَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ نِالْمُرْسَلِیْنَ ۔	قوم لوط نے پیغمبروں کو جھٹلایا ۔
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ	یہ اس وقت کی بات ہے جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا تھا ۔
اَلَا تَتَّقُوْنَ ؟ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا	کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ؟ میں تمہارے لیے ایک امانتدار
اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۔	پیغمبر ہوں ۔ اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔
وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ	میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا ۔
اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔	میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے ۔

(۶)

حضرت شعیبؑ کی اجرت | شعیب علیہ السلام کے مذکور سے عبرت حاصل کیجیے :

کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ۔	اصحاب لایکہ (یعنی بن باسیوں) نے پیغمبروں کو جھٹلایا ۔
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ	یہ اس وقت کی بات ہے جب ان سے شعیب نے کہا تھا ۔
اَلَا تَتَّقُوْنَ ؟ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا	کیا تم ڈرتے نہیں ، میں تمہارے لیے ایک امانت دار
اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۔	پیغمبر ہوں ، اب تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔

وَمَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۔	میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔
اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔	میری اجرت تو بس پروردگار عالم ہی کے ذمہ ہے۔

یہ تمام تصریحیں قدمائے انبیا (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے تعلق رکھتی ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی اہل دنیا سے تبلیغ حق کی اجرت کا طالب نہ ہوا۔ اب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو آیات بینات ہیں ان میں تفقہ فرمائیے، اور دیکھیے کہ سورۂ یوسفؑ میں تذکیر واقعات کے بعد آنحضرت صلوٰۃ اللہ علیہ سے کیا خطاب ہوتا ہے۔

(۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انبیاء سابقین کی طرح بندوں سے اجرت کے خواہاں نہیں۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ	یہ غیب کی خبریں ہیں کہ تمہارے پاس ہم نے ان کی وحی بھیجی ہے،
وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ ۔	تم تو وہاں حاضر بھی نہ تھے جب وہ اپنے معاملہ میں متفق ہو چکے تھے۔ اور داؤپیچ میں سرگرم تھے۔
وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ	اکثر لوگ خواہ تمہیں کتنی ہی خواہش ہو ایمان لانے والے نہیں
وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ	حالانکہ اس پر تم کوئی اجرت بھی نہیں مانگتے۔
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ۔	تمام جہان کے لیے یہ تو صرف یاد دلانے کی چیز ہے۔

سورۂ فرقان میں ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۔	تمہیں تو ہم نے خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے ہی کی حیثیت میں بھیجا ہے۔
قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ	تم ان سے کہدو کہ میں اس پر تم سے کسی طرح کی اجرت نہیں مانگتا

اَنۡ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ۔ بجز اس کے کہ جس کا جی چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ اختیار کرے۔

"وہ کسی طرح کی کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز اس کے کہ جس کا جی چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ اختیار کرے۔" اس سے بھی ایک طرح کی دنیاوی اجرت کا احتمال ممکن تھا، اس لیے دوسری آیۃ میں اس احتمال کا بھی ازالہ کر دیا، سورہ سبا ملاحظہ ہو:۔

(۸)

سوال امت ہی کے لیے تھا قُلۡ مَا سَاَلۡتُکُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَھُوَ لَکُمۡ ۔ کہو کہ میں نے تم سے جو اجرت مانگی تھی (یعنی یہ کہ جی چاہے تو اللہ کی راہ پر چلو) تو یہ بھی تمہارے ہی لیے ہے (میری ذات کے لیے کوئی اجرت نہیں)۔

اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۚ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَھِیۡدٌ ۔ میری اجرت تو اللہ ہی پر ہے جو ہر چیز کا شاہد ہے۔

خاتمۂ سورہ صٓ میں ہے۔

قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَکَلِّفِیۡنَ ۔ کہو کہ میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں کلفت اٹھانے والوں میں ہوں۔

اِنۡ ھُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۔ یہ تو تمام جہان کے لیے ایک یاد دلانا ہے۔

وَ لَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَہٗ بَعۡدَ حِیۡنٍ ۔ حقیقت میں کچھ وقت کے بعد تمہیں اس کی خبر لگ جائے گی

سورۂ انعام میں اگلے پیغمبروں کا تذکرہ کر کے آنحضرت علیہ السلام کو مخاطب فرمایا ہے۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقۡتَدِہۡ ۔ یہ وہ لوگ تھے کہ اللہ نے ان کو ہدایت فرمائی تھی اب تم بھی ان کی ہدایت پر چلو۔

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا ۔ ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

اِنۡ ھُوَ اِلَّا ذِکۡرٰی لِلۡعٰلَمِیۡنَ ۔ یہ تو تمام جہان کو محض یاد دلانے کے لیے ہے۔

سورۂ طور میں حضرت کو تذکیر کا حکم دیا ہے اور پھر استفہام فرمایا ہے کہ دشمنان اسلام کیا آپ کو ایسا اور ایسا کہتے ہیں۔ اسی ضمن میں ایک آیت استفہامیہ یہ بھی ہے :۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ۔ کیا تم ان سے کوئی اجرت مانگتے ہو کہ وہ اس بارگراں سے دبے جاتے ہیں

(۹)

انبیا کی شان | مفاد کلام یہ ہے۔

(۱) دعوت حق و تبلیغ اسلام پیغمبروں کا فریضہ ہے، اس فرض کے ادا کرنے کی کوئی اور کسی طرح کی اجرت نہ پیغمبروں نے اہل دنیا سے لی، نہ اس کے طالب ہوئے، نہ یہ ان کے شایان شان تھی، اس دعوت کا اجر اللہ کے ذمہ تھا، اللہ کے بندوں سے اس کا واسطہ نہ تھا۔

(۲) کلام اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ خصوصیت اور بھی روشن کردی دوسرے پیغمبروں کے حق میں اگر ایک دو آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہیں زیادہ مخاطب فرمایا گیا اور بار بار اس کی تشریح و توضیح کی گئی۔

کچھ اہل وحی و تنزیل ہی تک یہ شان محدود نہیں اللہ کے دوسرے نیک بندے بھی اللہ کے کام کی اجرت اللہ ہی پر محول رکھتے ہیں، سورۂ یٰسین میں ہے۔

(۱۰)

وَجَاءَ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ۔ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔

شہر کے پرلے سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو ان رسولوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتے، اور خود وہ ہدایت پر ہیں

سورۂ کہف میں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان بزرگ کا قصہ بیان کیا ہے جن کی نسبت :۔ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۔ (ہمارے بندوں میں سے

ایک بندہ جسے اپنے پاس سے ہم نے کچھ رحمت اور اپنے ہی پاس سے کوئی خاص علم دیا تھا، وارد ہے، اس ضمن میں فرمایا۔

(۱۱)

اجرت کا نام آتے ہی جدا ہو گئے | فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ ۣ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا ، فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ، قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا۔

موسیٰ اور وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ جب ایک آبادی والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کھانے کو مانگا انھوں نے ان کو ضیافت دینے سے انکار کیا، وہاں انھیں ایک دیوار ملی جو گرا چاہتی تھی۔ اللہ کے اس بندے نے اس دیوار کو درست کر دیا، موسیٰ نے کہا: تم چاہتے تو اس پر کچھ اجرت لیتے۔ اللہ کے اس بندے نے جواب دیا کہ بس یہ مجھ میں تم میں جدائی ہے۔ البتہ جس چیز پر تم سے صبر نہ ہو سکا میں ابھی اس کا مطلب بتائے دیتا ہوں۔

(۱۲)

خرج لینے سے انکار | اس کے بعد ذوالقرنین کا بیان ہے کہ قوم جب ان سے درخواست کرتی ہے اور اس کی پذیرائی کے لیے ترغیب دلاتی ہے کہ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا ۱ (کیا ہم آپ کے لیے کچھ محصول مقرر کریں؟) تو وہ اس سے صاف انکار کر دیتے ہیں کہ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ (میرے پروردگار نے جس چیز میں مجھے تمکین بخشی ہے وہی میرے لیے بہتر ہے)۔

(۱۳)

ردِ ہدیہ | اجرت درکنار سبا سے جب ہدیہ آتا ہے تو وہ بھی واپس کیا جاتا ہے کہ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ؟

۱ الخرج :- الاتاوۃ و فسّرۃ الفرّاء با لاجر۔

فَمَآ اٰتٰنِیَ اللّٰہُ خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰکُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِھَدِیَّتِکُمْ تَفْرَحُوْنَ ۔ کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنی چاہتے ہو؟ مجھے اللہ نے جو دیا ہے وہ تمہارے دئے سے بہتر ہے، اپنے ہدیہ سے تمہیں کو فرحت ہو رہی ہے،

انبیاء مرسلین کی شان تو بہت بالا، بہت ہی اعلیٰ ہے" سورۂ دہر میں ابرار اسلام و اتقیاء توحید کی شان دکھائی ہے ۔

—— (۱۴) ——

مسلمان کی شان اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ	حقیقت میں نیک کردار لوگ کافوری مزاج کے پیالے
کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا عَیْنًا یَّشْرَبُ	سے پئیں گے، یہ اللہ کے بندے ایک ایسے چشمے سے پیتے
بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا	ہوں گے جسے جہاں چاہیں گے جاری کر سکیں گے،
(۱) یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ	(۱) وہ وفائے نذر کریں گے ۔
(۲) وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا	(۲) اس دن سے ڈریں گے جس کی چنگاری پھیلی ہوئی ہوگی
(۳) وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا	(۳) کھانے کی محبت رکھتے ہوئے بھی مسکین و یتیم و اسیر کو
وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا ۔	کھانا کھلائیں گے ۔
(۴) اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ	(۴) (کھلائیں گے اور کہیں گے) درحقیقت اللہ ہی کا منھ
	کرکے ہم تمھیں کھلاتے ہیں ۔
(۵) لَا نُرِیْدُ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا	(۵) نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر ۔
(۶) اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا	(۶) ہم تو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اس دن کا
قَمْطَرِیْرًا ۔	خوف کرتے ہیں جو بہت ہی خشک اور سخت دن ہوگا ۔
فَوَقٰھُمُ اللّٰہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَقّٰھُمْ	اس کردار کی بنا پر اللہ نے ان لوگوں کو اس دن کے
نَضْرَۃً وَّسُرُوْرًا وَجَزٰھُمْ بِمَا صَبَرُوْا	شر سے بچا لیا، تازگی و خوشی سے ان کو ملا یا اور جیسی

جَنَّۃً وَّحَرِیۡرًا۔ استقامت کی تھی ویسی ہی جزا بھی دی، رہنے کو بہشت پہننے کو حریر۔

(۱۵)

مودت فی القربیٰ | سورۂ شوریٰ میں نزول فی الکتاب، اقامت میزان، قرب قیامت، حرث دنیا و آخرت، شرک فی الشرع، کلمۃ الفصل، عذاب الیم، عمل صالح، فضل کبیر، و ما یحذو حذوہ کیطرف اشارات کر کے ارشاد ہوتا ہے۔

ذٰلِکَ الَّذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَمَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ لَہٗ فِیۡہَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ ۔

یہ وہی ہے جس کی بشارت اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور (خالی ایمان ہی نہیں) نیک کام بھی کیے ان سے کہو کہ میں اس پر کوئی اجرت تم سے طلب نہیں کرتا بجز اس کے کہ "قربیٰ" میں مودت رکھو اور جو کوئی نیکی کرے گا اس کے لیے ہم اس نیکی میں اور بھی خوبی بڑھا دیں گے

مودت تو ایک طرح کی محبت ہوئی، "قربیٰ" سے یہاں کیا مراد ہے؟

ایک جماعت "قربیٰ" کو خاندانی قرابت پر محمول کرتی ہے اور "مودت فی القربیٰ" سے اہل بیت نبوی کے ساتھ الفت و محبت رکھنے کی تاکید مراد لیتی ہے کہ یہی ان کے نزدیک اجر رسالت ہے۔

(۱۶)

اہل بیت کی مودت لازم ہے | مودت اہل بیت ایک مومن و مسلم کی حیات اسلامی کا لازمہ ہے، شعار ایمان ہے، شان حق ہے، اثر تقویٰ ہے، جس میں کسی کو کلام نہ ہونا چاہیئے مُسلّمات سے انکار شیوۂ فجّار رہے ابرار مومنین و اتقیائے مخلصین کا یہ شیوہ نہیں اور نہ ہو سکتا ہے کہ جس پیغمبر کے اہل بیت پہ ہر نماز میں درود بھیجیں انھیں اہل بیت کی مودت کے منکر ہوں، اَعَاذَنَا مِنْ ذٰلِکَ بِفَضۡلِہٖ۔

مجال سخن اس میں نہیں محل نظر یہ ہے کہ آیت شریفہ سے کیا نمایاں ہو رہا ہے؟

(۱۷)

طلب اجر | ایک طرف تبلیغ دین و دعوت اسلام کی دنیاوی اجرت ممنوع قرار پاتی ہے، اللہ ہی پر اس کا اجر محوّل کیا جاتا ہے، دوسری جانب اسی تبلیغ کی یہ اجرت مانگی جاتی ہے کہ میرے اہل بیت سے مودت رکھو۔

فاستثناء المودۃ من الاجر دلیل علیٰ انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلب الاجر علیٰ تبلیغہ الوحی وذالک غیر جائز لما جاء حکایۃ عنہ وعن سائر الانبیاء۔

یہ کہنا کہ میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا" اور پھر "مودۃ فی القربیٰ" کو اس سے مستثنیٰ کر دینا، اس کے تو یہ معنے ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ وحی کی اجرت طلب فرمائی، مگر یہ تو جائز نہیں، کلام اللہ میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بار بار اس کی تصریح کی گئی ہے اور باقی پیغمبروں کی نسبت بھی یہی بیان کیا گیا ہے۔

فانّ التبلیغ واجب علی الرسول لقولہ تعالیٰ:- یٰاَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا اُنزِلَ الیک فان لم تبلّغ فما بلغت رسالتہ، واللہ یعصمک من الناس۔

بات یہ ہے کہ پیغمبر پر تبلیغ حق واجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے پیغمبر! تجھ پر جو نازل ہوا ہے اس کی تبلیغ کر، اگر تو نے تبلیغ نہ کی تو فرض رسالت ہی ادا نہ کیا، لوگوں سے اللہ تجھے بچائے گا۔

وطلب الاجر علی اداء الواجب لا یلیق بالمروۃ بل قد یوجب التھمۃ ونقصان الحشمہ

ایک امر واجب کو ادا کرنا اور پھر اس پر اجرت مانگنا یہ تو شایان مردمی نہیں، اس سے تو بعض اوقات شبہ پیدا ہو سکتا ہے اور حشمت رسالت میں کمی آسکتی ہے۔

(۱۸)

قربیٰ کے معنی | اس بحث کو ملتوی کر کے پہلے "قربیٰ" کا مفہوم متعین کر لینا چاہیے۔

قربیٰ اصل میں قرب سے ماخوذ ہے جو بعد کی جانب مقابل ہے، کلام اللہ میں اس مادہ کا اطلاق

متعدد معانی پر بولا ہے۔

(۱) قرب مکانی، مثلاً:۔ ولا تقربا ھٰذہ الشجرۃ۔

(۲) قرب زمان مثلاً:۔ اقترب للناس حسابھم

(۳) حظ و کامیابی مثلاً:۔ قُربات عند اللہ۔

(۴) رعایت، مثلاً: فانی قریب أجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔

(۵) اقدرت، مثلاً:۔ ونحن اقرب الیہ منکم۔

(۶) نسبت، باتفاق مفسرین آیۂ کریمہ میں "قربیٰ" سے یہی مراد ہے۔

ومن ھٰذا المعنی ما اخبر بہ النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم عن ربّہ:—	اسی ذیل میں حدیث قدسی ملاحظہ ہو۔
من تقرب الیّ شبراً تقربت الیہ ذراعاً	جو ایک بالشت مجھ سے قریب ہوا میں ایک ہاتھ اس کے
تقرب العبد من اللہ عز وجل قربہ	قریب ہو گیا اللہ کے ساتھ بندہ کا قرب یہ ہے کہ وہ
بالذکر والعمل الصالح لا قرب الذات	اللہ کو یاد کرتا رہے اور نیک کام کیا کرے، قرب ذاتی
والمکان، وقرب اللہ من العبد قرب	و قرب مکانی مراد نہیں، اللہ کا بندے سے قریب ہونا
نعمہ والطافہ وبرّہ واحسانہ الیہ	یہ ہے کہ اللہ کی نعمتیں اس سے قریب ہوں، اللہ اس پر
وترادف منہ عندہ۔	متواتر مہربانی کرتا رہے۔
ومن ذٰلک ما فی الحدیث:۔	اور دوسری حدیث میں ہے:۔
سَدِّدوا وقاربُوا	سداد اختیار کرو۔ قرب حاصل کرو۔
ای اقتصدوا فی الامور کلھا واترکوا	مطلب یہ ہے کہ تمام امور میں اقتصاد و میانہ روی
الغلو فیھا والتقصیر۔	کو اپنا شعار بناؤ، غلو و کوتاہی اور افراط و تفریط کو چھوڑو

آیت کی تفسیر ابو جعفر النحاس نے آیۂ کریمہ کی تفسیر نہایت متانت کے ساتھ کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ

فی هذه الآیة اربعة اقوال :- اس آیت کے چار مطلب بیان کیے گئے ہیں۔

۱- قُل لَّا اسألکم علیه اجرًا۔ قل لا اسألکم علی الایمان جُعلًا الا ان تودونی لقرابتی وتصدقونی وتمنعوا منی۔

(۱) "کہو کہ میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا" یعنی کہو کہ ایمان لانے کا کوئی محصول تم سے نہیں مانگتا، بجز اس کے کہ بربنائے قرابت مجھ سے مودت رکھو، میری تصدیق کرو، اور میری حفاظت کرتے رہو۔

ففعل ذالك الانصار رحمهم الله، ومنعوا منه عن انفسهم واولادهم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار نے یہی کیا، جیسی اپنی جان اور اولاد کی حفاظت کرتے تھے ویسی ہی آپ کی حفاظت کی۔

ثم نسختها :- قل ما سألتکم من اجرٍ فهو لکم، ان اجری الا علی الله۔

بعد کو یہ آیت اتری ہے "کہو کہ میں نے تم سے جو اجرت مانگی تھی وہ تمہارے ہی لیے تھی میرا اجر تو اللہ ہی کے ذمہ ہے"۔ اس آیت نے آیت مودت فی القربیٰ کو منسوخ کر دیا۔

۲- ومذهب عکرمة انها لیست بمنسوخة، قال : کانوا یصلون ارحامهم فلما بعث النبی صلی الله علیه وسلم قطعوه، فقال لا اسألکم علیه اجرًا الا ان تودونی وتحفظونی لقرابتی ولا تکذبونی۔

(۲) عکرمہ کا مذہب یہ ہے کہ آیت مودۃ فی القربیٰ منسوخ نہیں، ان کا بیان ہے کہ عرب صلۂ رحم کے خوگر تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو قطع رحم کر بیٹھے، اس حالت میں آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا: میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز اس کے کہ مجھ سے "مودت رکھو" قرابت کی بنا پر میری حفاظت کرتے رہو، اور میری تکذیب نہ کرو۔

(۳) وفی روایة قیس ..... قال لما انزل الله عزوجل (۳) قیس کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب

یہ آیت نازل فرمائی کہ۔

قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ	کہو میں تم سے اس پر کوئی اجرت، بجز مودت فی القربیٰ
قالوا یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین نودھم	کے، نہیں مانگتا" تو لوگوں نے گذارش کی: یا رسول اللہ
قال: علی و فاطمۃ وولدیھما	یہ کون لوگ ہیں جن سے ہم مودت رکھیں، فرمایا: علی و فاطمہ اور ان کے دونوں لڑکے۔
۴۔ والقول الرابع من اجمعھا وابینھا	(۴) چوتھی تفسیر سب سے جامع اور سب سے واضح ہے حسن
عن الحسن: قل لا اسألکم علیہ اجرا الا	بصری سے روایت ہے کہ آیۂ کریمہ: کہو کہ بجز مودت
المودۃ فی القربیٰ، قال: التقرب الی اللہ	فی القربیٰ کے میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا"
والتودد الیہ بطاعتہ	اس میں "قربیٰ" سے تقرب الی اللہ مراد ہے، یعنی اللہ

کے نزدیک ہوجاؤ اور اس کی عبادت کے ذریعہ اس کے ساتھ مودت بڑھاؤ۔

(۲)

مذہب راجح | وھذا قول حسن	یہ بڑی اچھی تفسیر ہے
ویدل علی صحتہ الحدیث المسند عن	اس کے صحیح ہونے کی دلیل وہ حدیث ہے جو بسند صحیح رسول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام
قال قل لا اسألکم علی ما انبئکم بہ	والسلام نے فرمایا "کہو کہ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا یعنی
من البیان والھدیٰ اجرا الا ان	جو نبوت وہدایت پیش کرتا ہوں اور جو کچھ بیان کرتا ہوں
تودوا اللہ وتتقربوا الیہ بطاعتہ	اس کے لیے کسی بدلہ کا طالب نہیں، بجز اس کے کہ اللہ سے

مودت رکھو اور اس کی عبادت کرکے اس کے ساتھ تقرب حاصل کرو۔

فھٰذا المبین عن اللہ قد قال ھٰذا، وکذا	اللہ کی وحی کے اس بیان کرنے والے نے حقیقت میں

علیهم السلام قبله ان اجری الا علی الله ۔ [1]	ہی فرمایا ہے ۔ اسی طرح انبیا ء سابقین بھی کہہ چکے کہ میرا اجر و عوض اللہ ہی کے ذمہ ہے ۔

(۲۱)

شواہد ابن جریر نے پہلی تفسیر اختیار کی ہے لیکن اس آخری تفسیر کی تائید میں بھی متعدد حدیثیں روایت کی ہیں [2]

عن المجاهد عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قل لا اسألکم علیه ما اتیتکم به من البینات والهدی اجرا الا ان تودد و الله و تتقربوا الیه بطاعته	مجاہد نے ابن عباس کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے پیغمبر کہو کہ میں جو آیات بینات و ہدایات یعنی اسلام و قرآن تمہارے پاس لایا ہوں ان کا بدلہ بجز اس کے اور کچھ نہیں چاہتا کہ اللہ کے دوست بنو اور اس کی عبادت کرکے اس سے تقرب پیدا کرو ۔
عن الحسن انه قال فی هذه الایة قل لا اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ قال القربیٰ الی الله ۔	حسن بصری سے روایت ہے کہ آیت کہو کہ میں تم سے بجز مودت فی القربیٰ کے اس باب میں اور کوئی بدلہ نہیں چاہتا " کی تفسیر یہ ہے کہ قربیٰ سے مراد اللہ کا تقرب ہے ۔
اخبرنا عوف عن الحسن فی قوله قل لا اسألکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ قال الا التقرب الی الله والتودد الیه بالعمل الصالح	عوف نے حسن سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی کہ کہو میں تم سے اس پر بجز مودت فی القربیٰ کے اور کوئی اجرت نہیں چاہتا ، اس میں قربیٰ سے اللہ کا تقرب اور بذریعہ عمل صالح اس کے ساتھ مودت مراد ہے ۔

[1] کتاب الناسخ والمنسوخ طبع مصر ۱۳۲۳ھ ص ۲۱۶/۲۱۷

[2] تفسیر ابن جریر طبع مصر ۱۳۲۹ھ ج ۲۵ ، ص ۱۷

حدثنا سعید عن قتادة، قال قال الحسن فی قوله قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی قال لا اسئلکم علی ما جئتکم به وعلی هذا الکتاب اجرا الا المودة فی القربی الا ان تودّدوا الی اللہ بما یقربکم الیه و عمل بطاعته

سعید نے قتادہ کے ذریعہ سے حسن کی یہ حدیث روایت کی کہ "کہو میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا البتہ مودۃ فی القربیٰ کا خواستگار ہوں" اس آیہ کا مطلب یہ ہے کہ میں جو شریعت تمہارے پاس لایا ہوں اور یہ جو قرآن تمہارے لیے اترا ہے میں بجز اس کے اور کوئی اجرت اس کی نہیں مانگتا کہ عمل سے عبادت سے اور ان چیزوں سے جو خدا سے تم کو قریب کرنے والی ہوں اللہ کے ساتھ مودۃ پیدا کرو اور اس کی محبت کے آرزومند بنو۔

عن معمر عن قتادة فی قوله تعالیٰ قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی الا ان تودّدوا الی اللہ فیما یقربکم الیه۔

معمر سے قتادہ نے آیت شریفہ "میں اس پر تم سے بجز مودۃ فی القربیٰ کے اور کوئی اجرت نہیں مانگتا" کی تشریح کی کہ میں بجز اس کے اور کسی بات کا خواہاں نہیں ہوں کہ جو باتیں اللہ سے تم کو قریب کرنے والی ہیں ان کے ذریعہ تم اللہ کے دوست بنو۔